شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

بیٹی غریبِ شہر کی فاقوں سے مرگئی

جاتے ہوئے وہ پیر سے کیا ہاتھ کر گئی
نذرانے سب سمیٹ کے وہ اپنے گھر گئی

لکھے تھے مرزا جی نے جو اشعار بے شمار
بکری ہمارے یار کے شہ پارے چر گئی

''میں نے تو یونہی راکھ میں پھیری تھیں انگلیاں''
دیکھا جو غور سے تو بنا شہرِ درگئی

خاوند امیر شہر تھا جو سر کے بل گیا
بیوی غریبِ شہر تھی جو جل کے مر گئی

''اتنی ذرا سی بات میں جاتا رہا عتاب''
''مرشد'' کا ہاتھ لگنے سے محبوبہ تر گئی

''تہذیب ِ نو کے منہ پہ تو تھپڑ رسید کر''
جو میڈیا کے نام سے برباد کر گئی

گندم امیرِ شہر کی ہوتی رہی خراب
بیٹی غریبِ شہر کی فاقوں سے مر گئی